جلد ۱۰ | بمبئی ۔ یکشنبہ ۲۷ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ مطابق ۳۰ ۔ جولائی ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۵

مقدمۂ مہم حبش

خدا جزائے خیر دے

ایمان کی بات تو یہ ہے کہ آجکل جناب کرسی نشین شاہی ترکی
خلیفہ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ شہنشاہ
سے زینت نہیں ہے ۔ باوجود تمام سلطنت کی زیادتی
انہیں کے سر ہے اور موجودہ زمانہ کے لحاظ سے پولیٹیکل
معاملات کی طرف انہیں بہت توجہ کی ضرورت ہے گو ندا
کی مدد سے ملکی انتظام میں اعلیٰ درجہ کی ترقی کرنے کو علاوہ
دیگر ... ہیں ہر جگہ مدارس علمیہ کی تعداد بڑھائی گئی
ہے ... علماء کی ... ہوتی ہے ...
...
...
...

یہی تو چال ہے

ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ روس کا صلح کرنا کسی طرح مقصود نہیں
ہے اور یہ گفتگو محض اس غرض سے جیسی ہے کہ فوج کو
ستانے کا موقعہ ملے چنانچہ ... روس نے پریذیڈنٹ روزویلٹ
کے نام جو چٹھی روانہ کی ہے اوس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے
کہ وہ جاپان کے ساتھ پریذیڈنٹ کو بھی دھوکا دینا چاہتا
ہے کیونکہ اس چٹھی میں پریذیڈنٹ کو اطمینان دلایا ہی
کہ آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ میں اپنی بات کا ہوں میری دلی
آرزو یہی ہے کہ کسی طرح یہ کشت و خون بند ہو جاوے
اور اسی غرض سے میں نے وکلائے صلح مقرر کیا
کر دیا مگر لطف یہ ہے کہ آپ اتنی مہربانی کیجئے کہ جاپان کو
کسی طرح سمجھا کر لڑائی کے جنگ پر راضی کر دیجئے۔
چنانچہ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس کی غرض سے میں
کہ اطمینان ... معاملہ میں کی قلعی کھلتی ہے۔

بنگالیوں کی شورہ پشتی

یوں تو انگریزی عملداری کی رعایا میں یہ ایسی ہی
قابل ہے کہ دنیا میں کہیں اسے پناہ نہ دیجئے گر بنگالیوں
نے تو اونہیں اسقدر ناک میں چنے چبوائے ہیں کہ انکی صورت
سے وہ بیزار ہیں ۔ لارڈ میکالے نے تو خوب ہی پہچان کر
بنگالیوں کو کہا ہے اور انکی اخلاق و عادات کا
بہت ہی ٹھیک ٹھیک خاکہ اوڑایا ہے مگر بنگالی بھی انگریزوں
کو ذلیل کرنے میں کوئی بات اوٹھا نہیں رکھتے
بنگال کے مجسٹریٹ و گورنر مسٹر کیری کے ترابے
تو ہر طرح سے ... پڑگئے تھے کہ ... گورنمنٹ کو اوس کا
لکھنا پڑا ۔ اب مسٹر کیری بھی جو صوبہ کے لیڈر ہیں
اس ذلت کی شکایت کی ہے ۔ کہ بنگالیوں کی نظر
میں یہ بات ہے کہ وہ ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں
تعجب ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی بھی بنگالیوں کو پہچان لیا۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

ہمارے وائسرائے بہادر کے مزاج کا پارہ ویسکل ۱۲۰ ڈگری سے اوپر چڑھا ہوا ہے۔ یہ نتو ابکی مرتبہ اونہیں بہت ذلتیں اوٹھانا پڑیں مگر کابل مشن کی ناکامی سے جو اونہیں صدمہ پہنچا ہے اوسکا اندازہ انکا دل ہی خوب کرسکتا ہے۔ لندن سے یہی ارمان دل میں لیکر نکلے تہے کہ ہماری قوم نے سب کو تو سبز باغ دکھا کر اولو بنایا مگر کابلی بہادر کسیطرح ہتھے نہ چڑھ سکے۔ یہ اعزاز میں ہی حاصل کرونگا ہندوستان میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلا انکا دعویٰ یہی تہا کہ ہندوستان کی سرحد بہت مخدوش ہے جبتک گورنمنٹ کابل پر دباؤ نہ ڈالیں گے اوسوقت تک انکی طرف سے ہمیں اطمینان نہیں ہوسکتا۔ اسلیئے کسی ترکیب سے انہیں معاہدہ کے شکنجہ میں اسطرح کسنا چاہیے کہ ہماری مخالفت کی ہمت نہ کرسکیں اسلیئے میں نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ یہ کام پہلے ختم کرلوں۔ غرض کہ اس معاملہ میں جو منہ کی کھائی اوس کے اعادہ کی ضرورت نہیں مگر اس ذلت کا تذکرہ کیا ہے۔ بیچارے سر ڈین ہی کے سر سارا الزام گیا آخر اسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ پہلے عہدے سے انکی تبدیلی کردیگئی۔ ہند کے محکمہ خارجیہ کے افسر تہے مگر کابل مشن کی ناکامی کے باعث لارڈ صاحب کے خیال میں اب وہ اس قسم کے عہدہ کے قابل نہ تہا اسلیئے سرحد کے ریزیڈنٹ مقرر کرئے گئے۔ انگلینڈ والے خواہ مخواہ اس معاملہ میں لارڈ صاحب کو ذلیل کررہے ہیں ورنہ انکا تو یہ نقصان نہیں ہوا۔ مگر بیچارے ڈین مفت میں پس گئے۔

الولد سر لابیہ

معلوم ہماری گورنمنٹ کی بدقسمتی یہ رنگ دکھا رہی ہے۔ یا اور کوئی وجہ ہے کہ کابل کے شاہی خاندان کے ہر شخص میں امیر صاحب مرحوم کی روح حلول کرگئی ہے۔ امیر عبدالرحمن صاحب جنت مکان کی موت کی اسلیئے آرزو کی جاتی تہی وہ ان کی ہر بات کو مجنونوں کی بڑ خیال کرکے ایک کان سنتے تہے اور دوسرے کان نکال دیتے تو انگریز بہادر یہ سمجھے ہوئے تہے کہ یہ شخص خدا کی رحمت کو پہنچا۔ اور کابل میں قدم جمائینگے اسکی زندگی میں تو کسی طرح یہ امید نہیں کہ ہماری کچھ دال گل سکے۔ غرضکہ ایک مدت کی منتوں کے بعد امیر صاحب نے جنت کا رستہ لیا تو اونکے جانشین ہماری گورنمنٹ کے حق میں اونسے زیادہ خطرناک ثابت ہوئے۔ لارڈ کرزن جیسے مدبر کو وہ چکمہ دیا کہ عمر بہر یاد رکھینگے۔ انکے شاہزادہ حضور ولیعہد عنایت اللہ خان نے انگریزوں کو اوپر ہی چونکا دیا ہے۔ ابہی تو ماشاءاللہ عمر کیا ہے مگر ایسا پولیٹیکل دماغ پایا ہے کہ بڑے بڑے مدبروں کو اپنی دماغی قوت سے دنگ کردیا ہے کلکتہ میں آکر ہمارے وائسرائے بہادر کو اپنی عالیدماغی کے جوہر کا [illegible] کردیا۔ [illegible] وطن میں [illegible] امیر صاحب تو یہی چاہتے ہیں کہ [illegible] کاموں میں ہر پولیٹیکل پہلو سے یہ اچھی طرح واقف ہوجائیں اسلیئے آپکو کابل کا حاکم مقرر کردیا آپنے پہلے شہر بہر کے تمام بدمعاشوں کا جائزہ لیا۔ اور اون کی روک تھام کے لیئے سخت قوانین نافذ کرئے۔ دغاباز نامردوں کی تو جان آفت میں آگئی ہے۔

کیا صلح کے یہی آثار ہیں

پریزیڈنٹ روزویلٹ تو بہت کوشش کررہے ہیں کہ روس وجاپان خوب اچھی طرح قوت آزمائی کرلی اب یہی مناسب ہے کہ صلح کرلیں مگر یہ نہیں کہ روس اسطرح منہ کی کھائے کیونکہ اسی طاقت کے ساتھ ایسی ذلت کی صلح کرنے کو تیار ہو۔ یہ معلوم ہے کہ پریزیڈنٹ موصوف کی بات رکھنے کیلیئے یا اور کسی پولیٹیکل مصلحت سے روس نے صلح کی گفتگو چھیڑ دی تہی مگر ابتک اچھی طرح اسکے دل کی بھڑاس نکلی نہیں ہے۔ ہر جگہ شکست فاش کرچکا۔ اور اب ایک ارمان دل میں باقی ہے جبتک اسکا بھی فیصلہ نہو جائے اوسوقت تک وہ ہرگز صلح نکریگا۔ روس کی فوجی تیاریوں کے متعلق آجکل جو رپورٹ آرہے ہیں اون سے ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ جو کچھ سمجھا یہی اس سارے فساد کی بنا ہے اسلیئے روس یہ چاہتا ہے کہ یہاں بہی ایک دفعہ معرکہ آرائی ہو جائے۔ اگر قسمت نے یاری کی۔ اور فتح حاصل ہوگئی۔ تو ساری کسر نکل جائیگی ورنہ اگر قسمت جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا۔ سنتے ہیں کہ روس کی جانب سے لڑائی کی بہت زبردست تیاری ہورہی ہے۔ اس لڑائی میں ابتک روس نے اسقدر سرگرمی نہیں دکہائی تہی۔ اور جاپان کو بہی یقین ہے کہ یہ میدان مارلینا ذرا ٹیڑھی کہیر ہے اسلیئے اس میدان کی تیاری میں اسکی مستعدی روس سے کم نہیں ہے۔ تجربہ کار افسروں کا یہ قول ہے کہ ابتک کسی لڑائی میں جاپان سے اسقدر سرگرمی ظاہر نہیں ہوئی تہی۔ اگر یہی بات ہے تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ واقعی روس کی دلی آرزو بہی ہے کہ صلح ہوجائے۔ جاپان روس کی [illegible]

صلح کے آثار تو نہیں ہیں

پریزیڈنٹ روزویلٹ ترجمان تو بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ روس اور جاپان ہوش کی سینکڑوں ہزاروں جانوں اور لاکھوں روپیوں پر پانی پھیرنے سے ہاتھ روک لیں مگر معاملات کی پہلو سے تو یہ امید نہیں ہوتی کہ روزویلٹ اپنی کوشش میں کامیاب ہوں۔ جاپان کو اگر شکست ہوتی تو صلح ہو جانا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر یہاں یہ بات ہے کہ مفتوح کی ناک بہت اونچی ہے۔ ذلت تو اب بھی پوری حاصل ہوئی مگر ایک ذراسی طاقت کی تمام شرطوں کو تسلیم کر لینا تو بہت ہی بیعزتی کی بات ہے اور جاپان اس کو حقیر کچھ سمجھنے لگا تھا اور یہ تو اپنی فتوحات کا زعم ہے اور آئندہ احتیاط کیلئے یہ بھی خیال ہے کہ اسکی طاقت کو یہاں سے بڑھنے سے روک دینا چاہئے ورنہ پھر اس زخم کے انتقام ہی کی تاک میں لگا رہیگا اور ہم کسی وقت اس سے مطمئن نہیں ہو سکتے اسلئے اوسنے ایسی شرطیں پیش کی ہیں کہ روس کو پھر ادھر رخ کرنے کا موقعہ ہی نہ مل سکے۔ روس نے جب یہ شرطیں سنیں تو بہت ہی بگڑا اور چند شرطوں کے سوا شرائط قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا اس صورت میں بھلا صلح کی کیونکر امید ہو سکتی ہے۔ یہاں تو یہ معاملہ ہے کہ روس ملک اور … سمجھتے ہیں میں جان لیکے چھوڑوں گا اور جاپان کی یہ ضد ہے کہ میری بات رہے۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ تو اب بھی بہت زور لگا رہے ہیں اور کسی طرح اونکو خوش کر کے صلح پر راضی کرنے کی کوشش میں ہیں اور سلسلہ خط و کتابت جاری ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

عاقل را اشارہ بس است

دنیا پر یہ معمہ حل نہیں ہوا ہے کہ حضور وائسرائے بہادر نے اسقدر دھوم دھڑکے سے بڑے دعوے کے ساتھ کابل میں جو سفارت روانہ کی تھی اوسکا نتیجہ کیا ہوا۔ یہ تو البتہ سب جانتے ہیں کہ امیر مرحوم کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا اوسکی تجدید کی گئی لیکن یہ کوئی نہیں جانتا کہ اس سفارت سے اور بھی کچھ حاصل ہوا یا صرف وائسرائے بہادر اور مسٹر ڈین کی بدنامی۔ لارڈ لینسڈون کو انگلینڈ والے بہت ستاتے ہیں اگرچہ منہ سے یہ پوچھتے ہیں کہ کرزنی سفارت نے ہماری گورنمنٹ کا کیا بھلا کیا۔ لارڈ لینسڈون صاحب ان اعتراضوں سے تنگ آ گئے تو خوب نرا گیا۔ پوچھتے ہو تو سنیے یہ پتے جھلاکر یہی جواب دیا کہ تم خواہ مخواہ کیوں گورنمنٹ کا ہیچ تازہ کرتے ہو اور ان کے سنے چین ہی نہیں آتا۔ تو تو بھی کرو اوسکے سن ہی لو۔ اور میں کیا کہوں۔ بس یہی کہنا کافی ہے کہ امیر کابل نے حسب خواہش بذات خود ایک معاہدہ تیار کر کے مسٹر ڈین کے پیش کر دیا۔ اور سارے رہبروں نے کان دبا کر اوسپر دستخط کر دیئے۔ اوسکے ایک فقرہ میں بھی رد و بدل نہ ہو سکا۔ بس اس سے زیادہ بکنے کی ضرورت نہیں اب نہیں اگر عقلمند ہو تو یہ سمجھ لینا کافی ہے۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ کابل سفارت کیا کرنے گئی تھی اور کیا کر آئی۔ سچ ہے بیچارے لارڈ لینسڈون نے دل سخت کر کے اتنا بھی کہدیا غنیمت ہے ورنہ کابل سفارت کے کارناموں کو دوہرانے کے لئے پتھر کا دل چاہئے۔ ناظرین اس سے سفارت کابل کی کامیابی کا اندازہ خود لگا سکتے ہیں۔

قبل از مرگ واویلا

معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا وائسرائے بہادر کی قسمت میں کیا گردش آئی ہے کہ ہر طرف سے آپ پر بوچھار ہو رہی ہے۔ کانگریس والوں نے کچھ اسطرح انہیں ستایا ہے کہ جیسے سر جان کاٹن سے کانگریس کا ڈیپوٹیشن لینے سے لارڈ صاحب نے انکار کر دیا اور … ایڈیٹر ایڈوکیٹ انکے سر پر نازل ہوتی ہے۔ کابل مشن کی ناکامی کے متعلق طعنوں سے ابھی انہیں چھٹی بھی نہ ملا تھا کہ لارڈ کچنر نے انہیں چھیڑ دیا۔ جب تو یہ آسانی کے ساتھ … سکتے تھے مگر یہ معاملہ تو ہاتھ در دراز ہے بہت ہی بری طرح منہ کی کھائی۔ ان دونوں کی مخالفت کا فیصلہ پارلیمنٹ نے لارڈ کچنر کی بابت کیا اور پارلیمنٹ نے یہ خبر اوڑادی کہ جو وائسرائے بہادر اس بیعزتی کو ہرگز ہرگز گوارا نہ کرینگے اور ضرور استعفا دیدینگے۔ بلکہ یہاں تک مشہور کیا کہ استعفا بھی دیا۔ مسٹر براڈرک نے پارلیمنٹ میں اس بے بنیاد خبر کی تردید بھی کر دی مگر لارڈ صاحب پر اسکا خواہ مخواہ یہ اثر ہوا کہ اونہیں خیال آگیا کہ واقعی مجھے تو اس مرتبہ استعفا دینا چاہئے تھا اور مخالفین نے بطور … یہ خبر اوڑادی ہے اس خیال کے آتے ہی اونہوں نے جھٹ کچھ ترمیمیں پارلیمنٹ کے پیش کر دیں کہ یہ اگر منظور نہ ہونگی تو میں مستعفی ہو جاؤں گا۔

اسکا تو ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے مگر ایڈووکیٹ آف انڈیا نے ابھی سے انکا نام پر فاتحہ پڑھنے کو کہا اور شائع کئے ہیں بھلا ہے گمان کے مستعفی ہونے پر لارڈ … اس عہدہ کے مستحق ہیں۔

یک لخت شد دو شد

آجتک تو کانگریس والون کا جھوٹ تھا - اور ہندوستانیون کا عموماً یہی رونا جیسکا تھا کہ وائسرائے ہند جس طرح دل مین آتا ہے ہندوستان کا روپیہ برباد کرتے ہین کونسل مین رزولیوشن پیش ہوتا ہے - ریسپیچ ٹرٹین مین کیا کرتے ہین - مگر یورپین نقار خانہ مین ان کی کوئی سنتا ہی نہین - وہی ہوتا ہے جو گورنر جنرل بہادر اور انکے فتح کے نقارچی چاہتے ہین - بجٹ کے شعر یعنی دیسی ممبر کاونسل مین صرف بجائے بیت ہوتے ہین - تاہم جو کچھ لوٹ کھسوٹ ہوتی تھی باقاعدہ ہوتی تھی ایک تحریک کرتا تھا اور سیرا سپیچ بازی ہوتی تھی - رائین بیجا تھین اور ہر بار کے رزولیوشن پاس ہو جاتے تھے مگر اب بربادی اور تباہی کی ایک مشین اور لگائی گئی - لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر کی پکڑ مین ہندوستان بیچارہ آٹے کو گھن کی طرح پس گیا - وائسرائے ہند یعنے لارڈ کرزن اور انکے آل وا صحاب کی سرپرستی سے سپہ سالار ہند لارڈ کچنر صاف نکل گئے یعنے فوجی معاملات - انتظامات اور مصارف کا پورا اختیار لارڈ کچنر کو مل گیا - وائسرائے ہند اور انکی کونسل کی منظوری کی شرط پر تو لارڈ کچنر نے لاکھون کروڑ کے مصارف نیا سے کر دئے تھے - اور اب خود مختاری تو ہندمے اور ہندوستان کا مال مفت - اور لارڈ کچنر سا عالیجوصلہ بیرحم ۔۔۔ ہے وکونسل ہے ۔۔۔

الو کا سا بیوقوف کون ہوگا

خوب کہا ئے بیچہ - اور پتلون پکڑ کے ناچو کودو - ہمکو تو ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ پارلیمنٹ سکرٹری آف اسٹیٹ اور انکی کونسل نے متوالی کو دون کہالی ہے - بالکل بچون کی سی باتین ہین - ہندوستان مین گورنر جنرل نائب معظم اور با اختیار حاکم اعلیٰ ہوا کرتا تہا ملکی اور فوجی دونون محکمے اسیکے قبضہ اختیار وا قتدار مین رہا کرتے تھے گو اسکو فوجی تجربہ اتنا نہین ہوتا تہا مگر سپہ سالار ہند اپنے تجربہ سے جو باتین پیش کیا کرتا تہا - اوسپر گورنر جنرل اور انکی کونسل تمام ملکی پہلوؤن پر نظر کرکے جو رائے مناسب معلوم ہوتی تہی وہ اختیار کرتے تھے بعض اوقات وائسرائے یہ کہکے فوجی انتظام ملتوی کر دیتا تھا کہ ابھی فلان فلان ملکی ضرورت قابل ترجیح ہے - یا خزانہ مین ابھی روپیہ کی کمی ہے یا فلان مشن کا بار خزانہ پر پڑنے والا ہے - مگر اب تو نہ خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت - لارڈ کچنر ایک جنگی آدمی وہ کیا جانے ملکی ضرورت اور مصلحت کس بلا کا نام ہے - جوڑ پیٹھ دیکھا اور اگر سمجھتا تو بہ جوڑ تکبیر ملکی منتظمون کا کام ہے سپاہی آدمی کو تو خیال آنے کی دیر ہے - پھر کیسا سوچ اور کیسی فکر - اسکو دیکھئے ناجو تجویز ایک کروڑون کے خرچ کی لارڈ کچنر نے پیش کی ہے وہ بلا کوتی وانشمندی کی ہے - اگر اسمین کوئی خوبی ہوتی تو مارلے گمنڈلا اور انکی کونسل کے ممبر کیون اسکی تردید کرتے - پھر یہ ایکدفعہ کی بات ہوتی تو خیر خیر مضائقہ نہ تھا - یہ تو ہمیشہ کیلئے دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند -

میونسپل اردو مدارس

بہت کہا ہو بارہ برس کے بعد گھٹتے مان پھرتے ہین - یہ از ان مدرسون کی یہ حالت تہی کہ انکا تین سننے سنتے دماغ تمسخر خشک ہو گیا تھا - سات سات آٹھ سال تمسخر لڑکے مدرسون مین پڑھتے تہے اور اس غضب کی ترقی کرتے تہے کہ پہلے درجہ کی پڑہائی سے فارغ ہو جاتے تہے - لڑکون کی یہی پسند تہی - لڑکون کے والدین ایکطرف تو رو رہے تھے مدرسین دوسریطرف اپنا اپنا رونا رو رہے تھے - لہذا ہر سکول کمیٹی اور ڈپٹی انسپکٹر اور ہیڈ ماسٹر اور اسسٹنٹ ماسٹر اور نیا نیا انتظام تھے مگر وہی شطرنج کے مہرون کی طرح چلا ہوا ان کی ضرورت تہی - خدا کا شکر ہے کہ خود کمیٹی ہی کو اس پرانے مرض کا جوگھن کیطرح اردو مدرسون کو کھا رہا تہا احساس ہوا - اور اسکے علاج کی طرف توجہ شروع کی خوش نصیبی سے قاضی کبیرالدین صاحب بارسٹر اس کمیٹی کے ممبر ہین - اور انہون نے ان مدرسون کا انحطاط اور ضعف دیکھکر بڑی توجہ سے دل کرنی شروع کی ہے - کمیٹی کا کامیابی کیلئے قاضیصاحب کا ہونا ہی کام تھا - کہ کمیٹی نے ایک ایسے شخص کو جو سرا پا تعلیم ہے ان مدرسون کے انتظام کیلئے مقرر کیا - یعنے مسٹر این - جی - ویلنکر سپرنٹنڈنٹ مدارس مقرر کئے گئے - جنکے اکثر لڑکون سے مستقل کے مستقل اور خلق مجسم ہونے کی تعریف سنتی ہے - مسٹر ویلنکر کی پہلی برکت یہ ہے کہ تمام مدرسین بہت ہی خوش نظر آتے ہین اور انکے خوش ہونے سے یقینی کام اچھا ہوگا کہ استاد خوشدل کند کار بیش - کمیٹی نے اسیطرح بڑی عنایت اور مولوی عبداللہ احمد صاحب کو بھی نرسری وزیٹنگ مدرس مقرر کیا ہم امید کرتے ہین کہ مولوی صاحب موصوف اپنے تجربات فرید سے فائدہ پہنچائینگے - مولوی صاحب تعلیمی ایک مدت دراز تک محکمہ تعلیم مین کام کیا ہے اور تجربہ حاصل کیا ہے بلکہ اردو کمیٹی کو اپنے مفید مشورون سے بہت سا فائدہ پہنچائینگے - بہر حال ہم

پرنس آف ویلز کا خیر مقدم

دل کی حسرتیں نکلنے اور امنگوں کا شوق
پورا ہونے کا زمانہ اب قریب آگیا ہے۔
شہزادہ بہادر کی ہندوستان کی سیر کی
تاریخیں بھی مقرر ہو گئیں۔ ہندوستانی
رئیسوں کے بارے ابھرنے کا موسم
ہے۔ حق نمک بلکہ حق اطاعت و فرمانبرداری
ادا کرنے میں ہر رئیس کی یہہ خواہش ہے
کہ وہ سب پر سبقت لیجاوے۔ جسطرح
بمبئی بلکہ ہندوستان میں سب سے بڑھکے
خیر اندیشی و فیاضی کی علامت ہے کہ وہ سب
سے بڑھ کے خلاف شرع کام کرتا ہو۔ اسی
طرح سب سے بڑھ کے وفادار رئیس وہی
سمجھا جائیگا جو ریاست کو برباد کرکے
ایک دھوم دھامی خیر مقدم کرے۔ ملک
معظم ایڈورڈ ہفتم جب تشریف لائے تھے
تو باوجود روک ٹوک کے قریب قریب
چالیس لاکھ کا نذرانہ دئے گئے تھے۔
اب بھی باوجود ممانعت کے اگر خدا نے
چاہا۔ تو اتنا ہی بلکہ اس سے ڈیڑھا دوگنا
شہزادہ بہادر لیجائیں گے۔ اس لئے
کہ بقول لارڈ کرزن ہندوستان دن
بدن آسودہ ہوتا جاتا ہے۔ آسودگی
کی اس سے بڑھ کے کیا علامت ہوگی۔ کہ
دیسی ریاستیں سرکاری حکام انگریزوں
کی مہمانداری میں ہزاروں لاکھوں پر
پانی پھیر دیتے ہیں۔ مسلمانوں میں تو یہ
دور ہندوؤں میں بھی بطور تقدیم ترقی کا
مترادف ہے۔ ان نوابوں اور راجاؤں
کی اس سے شہرت کیا ... ہی ہونی چاہئے

گھر لٹا کے احمق بنتے ہیں

کرسی پر بیٹھے کر ہمارا مقصود آپ جو اپنی حیثیت
سے بڑھ کے ایسے موقعوں پر فضول خرچی
کرتے ہیں اس سے مقصود کیا ہے؟
گورنمنٹ آپ کو نہ بڑا وفادار سمجھے گی
نہ خیالمند نہ وفادار۔ کیونکہ آپ کے
اور آپ کی ریاست کے حالات گورنمنٹ
سے اسقدر باقی ہے۔ جتنے خدا کے فضل
سے آپ کو بھی معلوم نہ ہونگے۔ ملک
معظم کے خیر مقدم میں آپنے جو حماقتیں
کی تھیں۔ اور آئے دن حکام کی دعوتوں
میں آپ جو کچھ فضول خرچیاں کرتے ہیں
اون کے صلے میں آپ نے کون سی نیک
نامیاں کمالی ہیں جواب آگے کو امید
کرتے ہیں۔ اظہار خیر خواہی و وفاداری
بہت ہی ضروری بات ہے مگر اتنا ہی جس
میں زیر باری نہ ہو۔ ایسی تعظیم کس کام
کی جس میں خزانہ خالی ہو جائے ریاست
مقروض ہو۔ رعایا برباد ہو۔ اور آپ بیشک
میں اُلو بنیں۔ جس سے نہ ملک معظم خوش
ہوں۔ نہ شہزادہ بہادر نہ ہمارے
خیرخواہ وائسرائے۔ جس سے آپ گھر
کے رہیں نہ گھاٹ کے۔ اور نکو بنیں
سو گھاتے ہیں۔ جس سے آپ کی اصلی
اور دلی غرض بھی نہ حاصل ہو۔ اور
بجائے عزت و وقعت میں اور اضافہ
ہونے کے اولٹے حقارت و ندامت
اٹھانا لگے۔ جتنی چادر دیکھئے اوتنے
ہی پاؤں پھیلائیئے۔ وہ خرچ کیجئے جو آخر
میں نتیجہ ہوا ہے۔ وہ تو ناداں ہی ہے۔

مسلمان اور خیر مقدم

ایسے وقت میں جبکہ بمبئی کی قریباً قریباً
تمام مجلسوں اور انجمنوں نے پرنس آف
ویلز کے خیر مقدم کی تیاریاں کریں اور
کر رہی ہیں۔ ہمکو مسلمانوں کی دونوں
معتبر جماعتوں کی خاموشی اور سکوت پر
بڑا ہی تعجب ہے۔ خدا جانے کیا وجہ ہے
کہ انجمن اسلام بمبئی۔ اور پریسیڈنسی
ایجوکیشنل کانفرنس اس کے متعلق کچھ
سلسلہ جنبانی کرتی ہوئی نہیں معلوم
ہوتیں۔ اگر فال کھلوانے یا استخارہ
دیکھنے کی ضرورت ہو تو ہم موجود ہیں
وہ وہ پتے کی باتیں کہیں۔ اور وہ
وہ مفید مشورے دیں۔ کہ دونوں کا
بیڑا پار ہو جائے۔ بعض چھوٹی مجلسوں
نے اپنی ڈفلی اور اپنا راگ الگ ہی
کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ جس سے چڑیا
کی جان بھی جائے گی۔ اور کھانے والے
کو مزہ بھی نہ آئے گا۔ کیا اچھا ہوتا
اگر یہہ دونوں مجلسیں بالاتفاق تمام
چھوٹی چھوٹی انجمنوں کو اپنے
آغوش میں لیکر تمام مسلمانان بمبئی
کی طرف سے ایک شاندار جلسے
خیر مقدم کرتیں۔ تو بے ہلدی اور پھٹکری
لگے رنگ بھی چوکھا آتا۔ خرچ بھی
کم ہوتا۔ مسلمانوں میں ایک قسم کا
اتفاق بھی ہوتا۔ اور جلسہ بھی نہایت
ہی شاندار اور بے تکلیف ہوتا۔ مگر
خود غرضی اور خود مطلبی اصلی کام
میں تو اون کے مطلب کسطرح حاصل ہوں

معرکہ آرائی

تصحیح

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم - آپکے صفحہ ۵ مین میرے مضمون مین کتابت کی غلطیان رہ گئی ہین - لہذا مناسب ہے کہ آیندہ پرچہ مین بطور تصحیح کے یہ دو سطرین شایع کر دیجائین

صفحہ ۸ - کالم ۲ - بیسوین سطر کے شروع مین بجاے … لفظ کے … چھپ گیا ہے اور اسی صفحہ کالم … اکیسوین سطر کے اخیر مین "وہ" لکھ دیا ہے - ناظرین اپنے اپنے اخبار مین بنالین

داعی حضرت قبلہ مولانا مدظلہ

۳ جولائی ۱۹۰۵ء

"ہلی ہلی ما نسالا فوری گھیا" کا دندان شکن جواب

پیارے عنایت جان اور عزیز از جان منصور "مولانا" ہم تو سمجھے تھے کہ تم نے ابھی ایسی منہ کی کھائی ہے کہ اگر نام کو بھی شرم ہوگی تو پھر کبھی منہ نہ دکھاؤ گے - مگر توبہ شرم چہ کتی ست کہ پیش مردان بیاید - پیارے تم شرماتے نہین - اسمین تمہارا کوئی قصور نہین یہ کیفیت فطرتی جہالت ہے ہی ایسی چیز کہ اسکے مقابلہ مین ہماری کیا ساری مہذب دنیا کی کوشش وصحبت کوئی نتیجہ پیدا نہین کرسکتی - والعدد … من قال سے صحبت عیسی بنائے خر کو انسان کسطرح - تربیت سے واقعی نااہل … نہ اے سبحان اللہ کس ڈھٹائی سے آپ فرماتے ہین ہمین مسابقت پر آمادہ کرتے ہین کہ ہم اس شخص کو

مع فحوے … بانی مجلس کے پیارے کے پیش کرین جسکی طرف واقعہ منسوب کیا گیا ہے - اگر ہمارے نانا پیر جناب بانی مجلس صاحب ہمین اجازت دین تو ہمین بھی کوئی تامل نہین" الخ واللہ ذرا ملاحظہ تو فرمائیے - عبارت کیسی چست ہے اور ان "ہمین" کی پھر … دیکھئے کی یہ چھاپنے تو بالکل سونے مین سہاگہ کا کام دیا ہے - خیر تو جو کچھ ہے ہے مگر یہ تو فرمائیے کہ اگر آپ کو بانی مجلس صاحب کا اسقدر لحاظ تھا تو مضمون ہی کیون لکھا … ترک گفت کا … زیر پردہ … بفحواے … مردان شیر افگن … زن اور جب مضمون لکھکر علی الاعلان ایک شریف قوم پر … حملہ کیا - تو اب اپنے … بھی کر دکھائیے - ورنہ یاد رکھئے کہ … وقت کا قلم چھپا نہین … کاسہ الاربات الکریم … علی الاعدا … آگے چلکے آپ لکھتے ہین "ہمین افسوس ہے کہ نامہ نگار نے ہمارے مضمون کو غور سے نہین پڑھا" جی بجا درست - جناب آپکا مضمون آپکی مرضی کے مطابق تو وہی سمجھ سکتا ہے جو آپ ہی جیسا بلکہ آپسے دس حصہ بڑھکر کوڑھ مغز ہو - اگر یونہی کوا اپنا کہکے گھنا مرتا مراد لینا ہے - تو لینے معاذ اللہ … دنیا مین چھپوانے … ایسے خرخرافات کی قدر ہوتی ہو - تاکہ آپکے کوڑھ مغز … آپکی مرضی کے مطابق مطلب سمجھ جایا کرین - یہ کتنی بڑی عقلمندی ہے کہ آپنے پہلے تو ساری قوم کو آڑے ہاتھون لے ڈالا "ہلی ہلی ما نسالا فوری گھیا" "کوفی لا …" وغیرہ جو کچھ دلمین آیا لکھ ڈالا - اسکے بعد کہدیا کہ تعلیمیافتہ اور مہذب حضرات اس سے مستثنی ہین یہ تو وہی بات ہوئی کہ کسی بھلے مانس کو دو چار

جوتے رسید کرکے کہہ دیا کہ حضرت معاف کیجئے گا مجھسے خطا ہو گئی - کیون حضرت کیا مہذب و تعلیمیافتہ حضرات تعلیم و تہذیب کی وجہ سے اب کوئی … گزار کی … ہو … کبھی … ہو جائے اور کبھی … ذرہ تو عقل سے کام لیجئے - علاوہ ازین مہذب و تعلیمیافتہ حضرات کو مستثنی کرنے سے تو اور بھی آپکی سٹی پلید ہوگی کیا دنیا بھر مین آپ ایک قوم بھی ایسی بتا سکتے ہین جسکے افراد کل کے کل مہذب و تعلیمیافتہ ہون - شرمائیے نہین - ذرا پہلے اپنے گریبان مین منہ ڈالکے دیکھئے - اسکے بعد ہماری تہذیب وغیرہ کے متعلق بحث کیجئے - ان … یہ بات نہین کہ جہال کے اقوال و افعال کو معرض استدلال مین لاکر ایک شریف قوم کی عزت پر حملہ کر دینا جہالت و حماقت نہین تو اور کیا ہے اس سے ذرا آگے چلکے آپ تحریر فرماتے ہین - "اور جتنی تعریفین کر وہ پیش کرسکتا ہے" الخ واللہ اس فقرے پر تو فصاحت رشک … ذرہ ملاحظہ تو فرمائیے "کر" کیسے مناسب موقع پر وارد ہوا ہے اور اسکی بیان کتنی اشد ضرورت ہے - اور یہان اس "وہ پیش کر سکتا ہے - وہ پیش ہی نہین کرسکتا" نے تو بالکل غضب ہی کر دیا - کیون حضرت منصور … کا تکیہ کلام ہے - کیسی ذکر مشارالیہ کی محبت نے بفحوائے المرء اذا احب شیئاً اکثر ذکرہ - حبک الشیء یعمی و یصم کا مصداق بنا کے خواہ مخواہ موقع بیموقع اس لفظ کے استعمال پر مجبور کر دیا ہے - بہرحال آپ شرمائین نہین - ایسی ایسی تو آپنے بہت سی غلطیان کی ہین - جنکی ہم آیندہ تشریح کرینگے کاش اگر اشعار مندرجہ ذیل پر عمل کرتے تو یہ بات نہ پیدا ہوتی سے من القلیل من الکلام لا …

حسن و دین کشیرہ منقوت ؛ باقوال زدہ ست رہامن گنتر ؛ الا نیل ما یعاب نموت ؛ مگر آپ بچپانے کیا ماس جفا القلم بما ھو کائن ۔ آگے چل کے آپ فرماتے ہیں "حسن کشتی اور جہان فرامونشی تو اسوقت ہوتی" الا یکیون حضرت چار گئے ؟ نتیجتاً پر سامرح امنا محاسب وغیرہ کو دل و جان ہی سے ہٹا گویا محسن قربان کیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی گئے انہوں کرمیوں کے اکثر مغز ؛ نامانوس تصبیر مستثنیٰ ہو کر الاسباب فرمائیے کہ پہلے جو آپ نے عمداً ساری قوم پر حملہ کر دیا تھا وہ فطرتی جہالت کا تقاضا تھا یا نہیں ۔ سچ ہے "موتوا قبل ان تموتوا" الجبل قبل الموت موت لاہلہ ؛ واجسادہم قبل القبور قبور ؛ وان امرء لم یحیی بالعلم میت ؛ ولیس لہ حتی النشور نشور ۔ یہان تک تو تیرا آپ کے کسیقدر مہذب مضمون کا جواب تھا ۔ اب آگے انہوں اپنی بدتہذیبی کا نمونہ بھی جھگت لیجیے آپ لکھتے ہیں کہ "گرہ آ یوسکے دہوکے میں" الخ نے سبحان اللہ کیسی پچیس پچیس بندش اور چیدہ الفاظ ہیں ۔ صرف ترکیب ہی دیکھکر شرمائیے نہیں ۔ ابھی تو بہت کچھ کہنا ہے ۔ یہان جناب کا حالت نزع ہی مین کسی قزلباش سو سابقہ پڑا تھا ۔ یا کہین "ار و دو" وہ آز درست" الخ کا جلوہ نظر آیا تھا ۔ اسے ہے آنجے بہی سے شرمائے جاتے ہین ۔ ابھی حضرت سب پچیسے کو لکھو تو گھونگٹ نہ کیسا ۔ اپنا تو پچھے ہی سے اقرار کر لیجیے ۔ ہم وعدہ کرتے ہین اکسی کو کانون کان بہی خبر نہ ہونے پائیگی ۔ خیر اخیر یون بھی نہین کہتے تو ہم آپکی پرائیوٹ باتون مین دخل وہ بجرباز شرمندہ نہین کرنا چاہتے ۔ مگر اتنا یاد رکھیے ۔ کہ اگر دوبارہ ایسے ناشائستہ باتیں ظاہر کی تو یاد رکھ اسوقت ہی کشش مبارک سے قطع نظر کرنے کو مستعد ہو جاینگے ۔ آیندہ سے اتر مانو ہی چاہان انتخاب ؛ ہر نیاب وہ تو آپ تو سمجھا جاینگے ۔ آگے چل کے آپ فرماتے ہین "الرد نقد باقرار ہ" یہ نقد کی ہی ایک ہی کہی ۔ کیون جناب یہ تو نقد سیتہ ہوئی ہے ۔ مگر افسوس آپ سے یہ پوچھنا ہی فضول ہے ۔ کیونکہ جو شخص نرنی مانشہ سے ہو کر زرکرتے اسکو مطلب ان باتون کی کیا تمیز ہو سکتی ہے ۔ اچھا اس سے بہی ہم درگذر ہے ۔ اب یہ فرمائیے کہ آپنے ابھی حامد ابو پر کہان فخر کیا ہے ۔ جو آپ الزام دینے لگے ۔ افسوس کہ جب آپ جواب الزامی و تحقیقی کی تمیز سے ہی بے بہرہ تھے تو تحریری میدان مین قدم ہی کیون رکھا ۔ کیا فخر دن کو اتر بناز بنا ز خود کو اترنا مقصود تھا ؛ بہرین عقل و دانش باید گریست ؛ ان آورنہ جو آپ فرماتے ہین کہ آپ نے کیا کیا ۔ اسکا جواب تو یہ دنیا ہے کہ آپ بہی عمر بہر یاد کرتے ۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس سے آپکی رہی سہی عزت بھی نذر ہو جائیگی ۔ لہذا صرف اسیقدر کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ ہم لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی پر عمل کر کے جہان احسان سے اجر ضائع نہین کرنا چاہتے ذرہ آپ ہی ایمانداری سے کہئے کہ ہم سچ کہتے ہین یا نہین ۔ باقی عوام الناس کی بکواس کی نسبت جو آپنے نقشہ کشی کی ہے ۔ اسکو تو ایک بچہ بہی نہین مان سکتا ۔ کیونکہ اس کے ان لینے مین جن جن خرابیون کا سامنا ہوگا وہ اظہر من الشمس ابین من الامس ہین ۔ لہذا اگر مبالغہ کا دعوی ہے تو کان پکڑ کے بعد تدبل کہ ڈالیے کہ آیندہ کو ایسا نہین ؛ ہذا تب فقط ؛ رنگ می تو ان از ناداں مردم رست ؛ ورنہ آپ جانین اور آپ کا کام (باقی آیندہ)

راقمـــــــــــــــــــــــہ

پہونچے تیر بر گردون گر ٹوٹی میری پسلی
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

بقلـــــــــــــــــم

ابو میان ککنی

۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

ایڈیٹر ؛ ۔ قومی جھگڑون کے متعلق مضامین کا سلسلہ آیندہ کے لیے منقطع کر دیا جاتا ہے ۔ ابو میان ککنی و حضرت مولانا قبلہ دونون حضرات کے اعتراضات و جوابات بالترتیب شایع کر دیے گئے ۔ تاکہ کسی فریق کو شکایت کی گنجایش باقی نہ رہے ۔ آیندہ کوئی صاحب اس مسئلہ پر خامہ فرسائی کی تکلیف گوارا نہ کریں ۔ اگر ایسا ہی مضامین کا شوق چرایا ہے تو مضامین مفید ملک و قوم پر طبع آزمائی فرمائیں ۔ ایسی تحریرین سوائے اخباری کالم سیاہ کرنے ناظرین کا وقت عزیز ضایع کرنے اور عوام کے اخلاق پر برا اثر ڈالنے کے اور کوئی مفید نتیجہ نہین پیدا کر سکتیں ۔

پولٹیکل نظم

جاپان کا ہوا روس کا غرق بیڑا ؛ ہوئی نذر دریا جہازون کا بیڑا
جو چین تھا برکس کی کمک پر ؛ اور اسکا بیانے کا تو غرق بیڑا
تماشا نظر آگیا ماننے دنیا ؛ بنا بیچ دو نکٹین ہو کہ بیڑا
جہاز و کشتی پہ گرتے ہی غرق ہو کر ؛ نہ نکلا نہین مشتین ہی نشیرا
بچانے کو گر لنگ جا باندھ تی ؛ تو جا کر وہ اوسکے لگائی گہیرا
زبان نہیا تہا بیچ چند قصبے ؛ ادھر دستی کا فرنچ کا ذہنی لٹیرا
نکلی کوئی ساحل کی باتھ سے کر ؛ یہ قبضہ کرنے چلے جا کہ کمبیرا
جب نہا بنتا ؛ پتہ و ہو حتیبرا جی ؛ گر دو گرم پانی کا جلدی تیرا

پہلو دارکہین کہکو پاگل بکرو نے کرتے ہجو تیرا ازم ترٹرا پڑا
بہی آخر ہر چنگ تہی شعرونکی برابر سنگیا سارا جہگڑا ایڈیٹر

ان اشعار مین ایسی لذت ہے ثاقب
مزے دار جیسے ہو متہرا کا پیڑا

راقم

غلام محمد شہاب الدین عرف چھبن ثاقب امیری

مر نا کیون تو کترا ہی یہ باغ دہر مین
مال منعم ہی یہ تیری زندگانی چند روز

لے مان پنچ بہادر بہوت - بنا ٹلیچی چہاڑ - جگر پہاڑ -
زرداری پچہاڑ - سب کا سلام یارون کا سالا سوتوا -
کہان ہی خیریت - مزاج کہے جہاڑ پہاڑ کرنے - خرخر
خرخر خرخر سے سنا آپکو بہی اسی زرگیدی خرسنے
ایسا سودا بنا یا کر دنیا دی زرداروں کا مادہ
زندگی طرف ہی اوڑتا یا - بہیا آنجناب کرنی
کیا قدر ہے - اگر تہوڑا بہی زر ہوتا تو فرعونی
دماغ ورسر ہوتا تو کیا یار زرداروں کے سر
فرعونی دماغ ہی متعزہ ہوتا ہے مسلمان ایمان مگر
ادرسین بہی مہر لگا ہوا ہے - حضرت نمبر کیسے
کیا پیشانی پر یا سینہ پر - نہین بہیا نہ سینے پر
نہ پیشانی پر - مگر زرداروں قسم کے ہین یوہ کیا
سو سمجھو - ای توبہ سنو -

(۱) نمبر وہ جو آبا و اجداد کی دولت کے بیجا اسراف
سے بچائے - خدائی رحمدل شریک کی راہ مین
خوشی لٹائے - غریبون - یتیمون - اسیرون کو
کہلائے - مساجد اللہ کو مین جوڑے - خود کہائے
غیرون کو کہلائے - زندگی مین نامور ہی ہے
عاقبت مین تبا نہ جنت ہاتہ آئے - آیا خیال
شریف مین -

(۲) نمبر وہ جو نہ خود کہائے نہ اوروں کو کہلائے

اگر جو رے پہٹکے کوئی سوالی آئے تو پانی کے بجائے
سو سو من کی گالی - اور سو سو من کا تسلیم شاہی
تحفہ پائے - اگر کہین خیراتی کام پڑجائے تو درد قولنج
ڈگری کا بخار چڑہ جائے - کوئی غریب یتیم
مرجائے اور کچہ دینے کا کام پڑجائے تو فورا
دانت کا درد عود کرجائے - کہین شراکت کی
پائی پائی حساب کا خون ہوجائے تو بس بیچکا
خون آنکہ کے بہنے اوتر آئے - شب و روز یہی
خیال کہ حرام حلال سے بڑہ جائے مال سود کہاؤ
مین ایسے سینہ زور جیسے میرٹھ کے حلالخور
بیوہ اور یتیمون کا مال ہضم کرنے مین دیسی بہیا
جیسے کہبا دہل پر گدہ مردار خوار - نہ خدا کا خوف
نہ رسول کا ڈر - بنے ہوئے لنکا کے بندر - آیا
خیال شریف مین -

(۳) نمبر وہ جو دولت ہاتہ آئے - دن رات
گلچہرے اوڑائے - شراب منگوائے - ہوا در
بجائے - طوائف بلوائے - ناچ اور نچائے - آبا و اجداد
کی عزت گنوائے - مکان و مال کو رولائے -
بازاریون سے عیش و عشرت منائے - ہنسے اور
ہنسائے - بنت العنب سے اتنی محبت بڑہائے
کہ انجمن شال معقد لنگور بنائے - جب مارے
اسراف کے زرجو فنا ہوجائے تو زرکی دہی
لٹے ہنٹرون کے گہر سے نکلوائے - بہیک مانگو
کی نوبت آئے - مرنے ہی پاس بچائے نہ جوڑ -
منہ لگائے - نہ کوئی غیر رحم کہائے نہ کوئی یار
کام آئے - آخر یہی ٹہوکرین کہا کہا حرام گز
جان گنوائے - آیا خیال شریف مین - بہیا آپنے تو
تینون پورے کر دکہلائے - اب آیا یا جناب کے
خیال شریف مین - حضرت پنچ ہا دولت بیجا فوز
کہینچو والے ہین - چاہے سمجہ کے ذرا جانچو یون پنچ
آگئے یاد آئے - بدکاری کی دم مین جا پانی رہتا خدا

خاکپائے

خدا نیر دے تو اپنا نہ کرچین کہینچی ہو
ہے آخر ہے گزار دو شہور نیکی مین

راقم

پنجہ فولاد غ - آزاد - از دھامادی -

منڈی کے مسلمانوں پر ظلم

ہم کئی ہفتون سے پنجاب گورنمنٹ کو ریاست منڈی
کے مسلمانون کی حالت پر توجہ دلا رہے ہین کہ
غریب مسلمانون کی فریاد و عذر کے ساتہ سنتی چاہئے
مگر افسوس پنجاب گورنمنٹ کے کان پر جون تک
نہ رینگی - اور کچہ توجہ نہین کی کیا گورنمنٹ کا
یہی فرض ہے کہ ایک قوم پر دوسری قوم جتنا چاہے
جتنا ظلم کرے - اوسکی فریاد بالکل نہ سنے - اگر
ایسا نہین تو کیا وجہ ہے جواب تک غریب مسلمان
اپنے انصاف کو نہین پہنچے - ایسا ظلم آج تک
کہین نہین سنا - اور نہ دیکہا کہ بیچارے مسلمانون
کو علاوہ طرح طرح کی تکلیفات کے اون کے گہر
کر ٹوٹا - اون کے منہ مین سور کا گوشت ٹہونس
دیا - اونکی عورتون کو بیعزت کیا - اوسا اونکی
چوٹیان پکڑ پکڑ کر زمین پر ڈال ڈال کے ایک
ایک کو گہسیٹا - غرض جو ظلم نہین کرنے کا تہا وہ
کیا - کیا ہمارے مسلمان بہائیون کو کچہ غیرت آسکتی
ہے ؟ کیا وہ اس کام مین کچہ منڈی کے مسلمانون
کے ساتہ امداد کر سکتے ہین ؟ کیا پنجاب مین کوئی
ایڈیٹر مسلمان ہے ؟ شرم شرم شرم - یہ اخبار نہ
نہین بلکہ ایک قسم کا کہلونے کمانے کا ذریعہ ہے
جو جہوٹ سچ بولکے اور دواہات بیچ بیچ اور
خوشامدانہ مضامین لکہتے رہتے ہین - فضول باتون
سے اخبار کے کالم ہر ہفتہ پر کرتے ہین - کیا جناب
معزز مسلمان ایڈیٹرون نے اس بات کی قسم کہائی ہے

ہو رہ وہ ہم پر چاہئے جتنا کوئی ظلم کرے ہم گورنمنٹ کو
خبر تک نہ کریگا ورنہ وہ ایسے معاملات کی طرف توجہ
دلا سکتے ہیں۔ سخت افسوس چنیوٹی کے مسلمانوں کا
نصیب نہیں کہ کوئی مسلمان سنگر ہو افسوس ہمارے
۲۰ اپریل کو بوقت صبح ۱۰ بجے اہل ہنود نے جو مسلمانوں
پر ظلم و ستم کئے ہیں انہیں دیکھ کر دل خون ہو جاتا
ہے۔ وہ وقت ایسا نازک تھا کہ خدا کسی پر
نہ ڈالے۔ ۱۰ بجے دوپہر تک بازار مسلمانوں کو
پکارتے اور تلاش کرتے پھرتے رہے جو اسوقت
ان کے ہتھے چڑھ گیا علاوہ اذیت کے اوس کا ایمان
تک بگاڑ دیا۔ بہت سے مسلمان اپنی جان چھپا کر
پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر اور بڑے بڑے غاروں میں
جا چھپے۔ ۲۵ اپریل کو تمام دن اہل ہنود نے مسلمانوں
کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارا۔ یہ سب کارروائی وزیر ریاست
اور [illegible] کے سامنے گذری
مگر کیا مجال جو کچھ بھی انتظام کیا ہو اس سے صاف
ظاہر ہے کہ ان ہی دونوں صاحبوں کا اشارہ تھا
معہ دیگر اہل ہنود ان سے صلاح و مشورہ کر کے چلے
جاتے تھے۔ جو مسلمان اہل ہنود نے پکڑ کر جیل میں
ڈال دئے تھے قریب دس دن تک کھانا تک نہیں
دیا گیا تھا۔ اور بہت بری حالت ہو گئی۔ پولیٹکل ایجنٹ
نے بھی ریاست کی طرفداری کی اور اولٹا مسلمانوں
کو سزا دی کسی مسلمان کی چھ ماہ کی تنخواہ ضبط کر
لی گئی۔ اور آئندہ کے لئے ریاست میں آنے کی ممانعت
کی گئی۔ غرض کسی طرح صاحب بہادر نے مسلمانوں
کو نقصانات پہونچے۔ یہ سزا اس قصور پر دیگئی کہ
نعرہ تکبیر کیوں بلند کیا تھا کیا ہمارے مسلمان نواب
چودھری ملک کہلاتے ہیں اس بات کا خیال رکھینگے
کہ ہم ہندو اپنی ریاستوں میں مسلمانوں کو تکلیف
پہونچاتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہمارا فطرتاً تعصب سے
معلوم ہوتا ہے مگر ہم ضرور کہینگے کہ جو اپنی قوم
کی مذہبی توہین کرے تو اونکے ساتھ ایسا ہی برتاؤ
ہونا چاہیے۔ جیسا کہ وہ کرتے ہیں بلکہ ہماری رائے
میں یہ بہتر تھا کہ منڈی کے مسلمان دو چار عمدہ ملکی
جاتے اور ... معزز خاندان کے ٹھکانے لگا دیتے
زیادہ اچھا تھا کیونکہ اس بے غیرتی اور بے شرمی کی زندگی بسر
کرنے سے زہر کھانا بہتر تھا۔

ریاست کے اہل ہنود کی بدمعاشی اور سختی
مسلمانوں پر یہاں تک تھی کہ جو مسلمان غیر جگہ
یا غیر ملک کا ریاست کے اندر آوے اوسکو بھی نہ
چھوڑا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ ہوشیارپور
کے محمد میاں خان سنگر کمپنی کو جو وہاں پر کسی کام
سے گیا تھا پکڑ لیا اور اوسکو بھی سخت تکلیف
پہونچائی۔ جو کچھ اوسکے پاس نقدی وغیرہ تھی سب
چھین لی اور اوسکے منہ میں سور کا گوشت بھی
دیا۔ اور جیل میں بھی رکھا غرض اوسوقت جو
مسلمان ریاست کے اندر پھونچا اوسکے ساتھ یہ
سلوک کیا۔ ہائے رے مسلمانو تیری یہ حالت
کہ سب دیکھتے رہیں اور کوئی مسلمان اپنے
بھائیوں کی مدد نہ کرے۔ سخت افسوس ہے
کہ ہم کو گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلاتے
عار معلوم ہوتا ہے۔ صرف ایک انقلاب گزار
ہفتہ ہی لاہور میں ہے جو ایسے معاملات پر
معقول بحث کر کے گورنمنٹ کو توجہ دلاتا
ہے۔ باقی دیگر اخبار مسلمانوں کے ہاتھ میں پہنچ
وہ یا تو سب خوشامدی ہیں یا ادھر ادھر کے
ذکر قافیہ انگریزی یا افضل زمیندار کے سوائے
اونہیں کچھ کام نہیں۔ (باقی آئندہ)

۱۳ فہیم
ناظم ...
ڈیرہ دون

ایک دیسی کیپلو وین کا بیجا حملہ

مولانا پنچ ان گوری چمڑی والوں نے تو دم بہ
ناک کر رکھا ہے کس طرح کھیتو کر
چین ہی نہیں لینے دیتے جہاں سنو یہی چرچا ہے
کہ فلاں صاحب بہادر نے بذریعہ بندوق فلاں
دیسی کو ہمیشہ کے لئے عدم آباد کی سیر کیلئے
روانہ کر دیا۔ فلاں کالا آدمی فلاں گوری چمڑی
والے کی ٹھوکر کے قربان ہو گیا۔ ان سب کو ... دکھلاتے ہیں
تازہ واقعہ سنئے۔ ایک دن ایک ...
نے ٹراموے کی سفر پر کمر باندھی اور جھٹ ایک
ٹکٹ خرید کر ٹرام میں جا دھنسے۔ ٹرام جب
نادیلی تھیٹر کے قریب پہونچی تو کنڈکٹر نے
ایک یورپین پاسنجر سے ٹکٹ طلب کیا
مگر بھلا صاحب بہادر ایک کالا آدمی کے سوال
کا جواب جلدی کیوں دینے لگے تھے۔ کنڈکٹر
مذکور نے ایک اور مرتبہ ٹکٹ کے دیکھنے کی
درخواست کی۔ پھر بھی صدائے برنخاست
کنڈکٹر سمجھا کہ یہ بیچارہ بہرا ہے ذرا زور سے
کہا کہ صاحب ٹکٹ۔ اسے بے غضب میں
اندھیر اور اندھیر میں غضب ہو گیا۔ ایک غیظ میں
صاحب بہادر سے اسطرح ہمکلام ہو صاحب
بہادر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ناک ایک گھونسا
اس صفائی سے منہ پر رسید کیا کہ صاحب
بہادر تو ... کہ ابھی نہیں بڑی
[illegible] اور غریب کنڈکٹر کی ناک سے
خون کا فوارہ چھوٹنے لگا۔ یہاں تک غیر مہذب
دیسی خون سے صاحب بہادر کا کوٹ ناپاک
ہو گیا۔ اب تو کنڈکٹر نے خدا کا شروع کیا۔
... کی تباہی جو تھانی پاسنجروں کی طرف
... صاحب بہادر ... مارڈالا۔

صاحب بہادر کے قریب ہی ایک اور بنگلہ ہے
بہادر بھی جلوہ فرما تھے۔ کمشنر نے جو کان دبائی
گئی شروع کی تو بنگلے کا داغ بجھا گیا۔ اور پھر
گرم افشاں ہونے۔ چاپ ماہی سو بہکا بچہ
کس بانک بات کرتا ہے۔ دیکھا مولانا ہیں
اور رو رہے ہیں۔ خیر جناب مظلوم کرکے گئے اٹھ جا کر
دیتا اعلیٰ افسر سے شکایت کی۔ اسنے اگر صاحب بہادر
سے پوچھا۔ کہ کیوں سرکار آپنے اس غریب پر کیوں
وحشی شفقت فرمائی۔ تو صاحب بہادر کا
فرمانا ہے کہ دل ہم جان بوجھکر اسکو نہیں
مارا ہم اس مانگ اٹھا تو بچا گیا تو اسکو
لگ گیا۔ ارے مل دجل کیا کہنے ہیں یہی
بات تو خوب گھڑی۔ مگر غنیمت ہے کہ اس کیا
میں اوس افسر کے بھی ایک جناندوی ورنہ مثل
مطابق اصل ہو جاتی۔

یا ایھا النیٹو! ہوشیار ہو جاؤ کہ اب
گورا انس کا ہاتھ اگر تمہاری خوش نصیبی سے
تمہارے چہرۂ مبارک پر پڑ گیا تو تکسیر ضرور
پھوٹ جائیگی۔ آگے تم جانو تمہارا کام اور ایمان
زادو بیچارے کالے انس کی جانند کہ صاحب
بہادر کی مبارک ٹھوکر سے کالا آدمی کی تلی
پھٹ جاتی ہے) خیر آل کیم یعنی ان آدھکیم
بر سر مطلب کہ افسر نے کورنے صاحب بہادر
کا نام لکھ لیا۔ اور صاحب بہادر یہ جا وہ جا
نظروں سے غائب ہو گئے۔ اب دیکھنا ہے
کہ ڈرامے کمپنی لنگر لنگوم کس عدالت کے
میدان میں صاحب بہادر سے سامنا کرتی
یا چشم پوشی کرتی ہے۔ اگر کمپنی بہادر کی لگا
اپنی بےعزتی کرکے یورپین بہادر کو دلیر نہ بے
کرے ہمیشہ اسطرح کمپنی کو ذلیل کیا کرینگا۔
لوکل خاص نامہ نگار

فنا فی بیت الخلا

یوں تو کابل الوجود اشخاص اور افیونیوں کی بہت
نقلیں مشہور ہیں مگر فی الحال آپکے گوش مبارک میں ایک
چیز پہنچاتا ہوں جو اون تمام قصوں کی اصل جان
سمجھ کر ڈرا اکڑوں بیٹھکر سن ڈالئے۔
کلکتہ میں ایک زانغوروں کے قبلہ گاہ اور
کابل الوجودوں کے ابا جان کو ایک روز جو
بیت الخلا کی سوجھی تو جھٹ مع البوریا والبدنا
جا دھمکے۔ اور وہاں اونکی کچھ ایسی وابستگی
ہوئی کہ بیروں دنیا و مافیہا سے بےخبر پڑے رہے
آپ جانتے ہیں کہ یار لوگ تو ایسے موقعہ کی
تاک میں لگے ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے جو دیکھا
کہ صاحب البدنا بالکل فنا فی بیت الخلا ہو رہے
ہیں تو جھٹ پٹ بدھنا اوٹھا لیا اور یہ جا وہ
جا۔ جل جیت ہو گئے۔ انکے جانے کے بعد
حضرت کی جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بدھنا معہ البدنا
ندارد ہے بہت ہی سٹ پٹانے مگر کیا کر سکتے
تھے۔ آخر پیچ اور کا زور لگا کر یکبارگی چلا اوٹھے
کہ ہائے بدھنا وائے بدھنا۔ اس پاس کے لوگ
یہ واویلا سنکر دوڑے اور جب انکو اس
واقعہ کی خبر ہوئی تو بہت ہی ہنسے ہنسا گیا ہے
کہ بدھنے کی جستجو ہو رہی مگر ابتک پتہ ندارد،
تو بھئی افیونیو۔ اتنے خوش ہو جاؤ لوگ
تم پر بہت پھبتیاں اوڑاتے تھے مگر یہ خبر
ایسا ہیں کہ سیر کے لئے سواسیر ضرور ہے۔
بہر طور اتنے سے معلوم ہو گیا کہ چیر غنودگی
والوں کے ایک گروہ گمشتاں خاص دارالسلطنت
ہند میں جلوہ افروز ہیں
سراقم۔ فسانہ آزاد کا فوجی
سعادت علی خاں جمعدار کلکتہ

زینت شباب

خضاب والوں کی لن ترانیوں اور شیخیوں خضاب
کی شکایتوں سے ناک میں دم آ گیا تھا۔
کسی کی تو شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ
پھیکا پڑ جاتا ہے اور کسی کی یہ شکایت تھی کہ
اگر ایک ہفتہ لگانا چھوڑا تو داڑھی مثل شعلہ پر
ایسی خاک اوڑنے لگتی ہے جیسے کسیکے چہرہ پر
وقبا نوسی رنڈی کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ یہ شکایت
تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی ہے پر بھی نمبر
اول کی ہے۔ بال تو کالے ہو جاتے ہیں مگر دل
بھی جلکے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر
شکایتوں نے ناک میں دم کر دیا تھا۔
آخر گھبرا کر خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے مثل
مشہور ہے۔ جو بندہ یا بندہ بخدا کے فضل سے مجکو اپنی
کوشش میں کامیابی ہوئی۔ ہمارے خضاب کی بھولی
تعریف جھوٹی ہے اور شعلہ خراموں کا کام ہے
سارا زمانہ جانتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا بھی خادہ
ہو تو انشاءاللہ تعالیٰ بے نیاز و بے فکر والے تلے سے
ہرگز نہ نکلیگا۔ لہذا ناظرین کے اطمینان کیلئے
صرف اتنا لکھ دینا کافی ہے کہ ہمارے خضاب نمبر
اول کی بہ نسبت بلکہ نجاست کم ہو گئی ہے۔ اور
پھر خوبی یہ کہ تمام خضابوں سے ڈبل یعنے
شیشی ایک اونس کی اور قیمت ایک روپیہ ایک
آنہ مع محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ پسند
نہ ہو تو واپس کر دو۔

خضاب لاجواب

یعنے نورشاہ کا خضاب۔ بیکے افعال کے ہم ذمہ دار
نہیں۔ قیمت تین بکسوں کی دو روپئے۔

المشتہر
مینجر پنچ بہار

جاسوسوں کی رپورٹیں

۳۰ جون کو اوڈیسہ میں طوفان کا زور شور کم ہو گیا تھا۔ دن بھر شکست خوردہ بزدلی کا ثبوت دیتے رہے۔ سارے شہر میں سپاہیوں نے خیمے ڈالکر باغیوں پر دھاک بٹھادی۔ پوٹمکن نے بھی یہ رنگ دیکھکر جہاز بڑھادیا اور سرخ جھنڈا اتار دیا۔

ڈیلی میل کا نامہ نگار اوڈیسہ سے تار دیتا ہے کہ گو یہ خبر مشہور ہو گئی کہ پوٹمکن نے اطاعت قبول کی مگر مجھے معتبر ذریعے سے خبر ملی ہے کہ پوٹمکن نے جارج پوبیڈونوسٹی سے اتفاق کر لیا ہے اور اب دونوں علانیہ رنجش سے کام لے رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں بندرگاہ کے باقی ماندہ بیڑہ سے حملہ ہونیکا خوف ہے اور یہ بیڑہ پندرہ میل کے فاصلہ پر مقیم ہے۔

ایڈمرل کروگر جنگی جہازوں کے ہمراہ سبسٹوپول میں وارد ہوا اسکے ہمراہ کوئی نہ تھا۔ سبسٹوپول میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ پوٹمکن کے ہمراہ شام کو روانہ ہوگا۔ ایک اور خبر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک خبر اوڈیسہ سے سینٹ پیٹرزبرگ پہونچی ہے جس کی رو سے ظاہر ہوتا ہے کہ پوٹمکن اور پوبیڈا دونوں روانہ ہو گئے۔

اوڈیسہ کی خبریں مظہر ہیں کہ فوجی سپاہ نے بندرگاہ کے راستے بند کر دئے ہیں تاکہ عوام بندرگاہ تک رسائی نہ کر سکیں اور حالات نہ دیکھ سکیں۔ اب جنگی جہازوں کی حالت کا معائنہ کرنا اور ان کی کارروائیوں کو دیکھنا ناممکن ہے۔ شہر اب متفرق اور پرجوش خبروں اور افواہوں کا مسکن ہو گیا ہے۔

پوٹمکن اسٹیمر کے مفسدوں نے تھیوڈوسیہ کے حکام کو اطلاع دی کہ جہاز پر آئین اور ۵۰۰ ٹن کوئلہ طلب کیا۔ اور صرف ۵ گھنٹے کی میعاد میں اشیاء خوردنی اور تمباکو وغیرہ بھی مانگ لیا۔ اور دھمکی دی کہ اگر مطلوبہ اشیاء فراہم نہ کیجائینگی تو شہر پر گولہ باری کر دی جائیگی۔ وہاں کے میئر نے استدعا کی کہ رعایا کو بذریعہ ایک اعلان کے خبر دے کہ موجودہ جنگ کو موقوف کرانے کی کوشش کرنے اور رعایا کے وکلا کی ایک جماعت منعقد کرائی جائے اور باشندوں کو اطلاع دی جائے کہ موجودہ انقلاب عظیم میں شامل ہو۔ باشندے اس زبردستی سے سہم گئے ہیں اور جہاں جسکا سینگ سماتا ہے بھاگ رہے ہیں۔ وہاں کی میونسپلٹی نے اشیاء خوردنی دینے کا عزم ارادہ کر لیا ہے۔ مگر کوئلہ دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ شہر میں موجود نہیں۔

ایک تازہ خبر مظہر ہے کہ ۷۰ سرغنے جنہوں نے پوبیڈونوسٹی پر غدر مچایا تھا گرفتار کئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ گولی سے مار دئے جائینگے۔

روئٹر کا نامہ نگار متعینہ ٹوکیو بذریعہ تار خبر دیتا ہے کہ میکاڈو شہنشاہ جاپان نے بیرن کومورا اور دوسرے کل ساتھیوں کو جو صلح کے کمیشن میں حصہ لینے کیلئے روانہ ہونے والے ہیں وداعی ضیافت میں مدعو کر کے ساری باتیں سمجھا دیں۔

برطانیہ عظمیٰ اور جرمنی نے [illegible] ملین جاپانی قرضہ کا حصہ لیا ہے۔ اس قرضہ کا سود ... فی صدی اور میعاد ۲۰ سال ہے۔

ایک فرانسیسی آبدوز کشتی بیک بزرٹہ کے قریب ڈوب گئی۔ ۱۳ ملاح غرق ہو گئے۔

مقام تھیوڈوسیا کے حکام نے باشندوں کو روانہ کر دیا ہے شہر میں اب صرف سپاہ اور پولیس باقی ہے۔

۳ جولائی کی صبح کو ایک کشتی پوٹمکن سے کنارہ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اوس وقت ایک بیدل سپاہ نے گولیاں چلائیں۔ دو آدمی مارے گئے۔ اس واقعہ کے بعد جنگی جہاز پوٹمکن نے ایک گولا شہر پر چھوڑا۔ اس سے کسی قسم کا نقصان نہ ہوا۔ دوسرے روز پوٹمکن نے ایک تجارتی جہاز کو عین سمندر میں روک دیا لہذا اس سے اشیاے خوردنی اور نقدی ضبط کر لیں۔ موجودہ بحری شورشوں نے بحر اسود کی تجارت کو سخت صدمہ پہونچایا ہے۔

مسٹر روٹ سابق وزیر جنگ امریکہ فوت شدہ مسٹر ہے کی جگہ پر سکریٹری آف سٹیٹ کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔

اوڈیسہ کی حالت روبا صلاح ہو رہی ہے اور گزشتہ فتنہ و فساد کے وقت جن چیزوں کو نقصان پہونچا اب وہ راستے سے صاف کی جا رہی ہیں۔

ہڑتال مچانے والے بھی از سر نو اپنے کاروبار پر لگ رہے ہیں۔ جہازات پر اسباب تجارت لدا جا رہا ہے۔ اور بندرگاہ کا کام بدستور جاری ہو گیا ہے۔ اکثر فوج شہر سے روانہ ہو گئی ہے۔ تاہم ضرورت کے وقت کی امداد کے لئے قریب ہی ہیں۔

جنرل ریڈیگر روسی وزیر جنگ جنرل سخاروف کی جگہ پر مقرر ہوا ہے۔

گلگت میں سخت طغیانی سے آدوزیان پل ٹوٹ گیا۔ پرنیال کا قلعہ بھی پانی میں ڈوب گیا ہے

نواب ظفر جنگ کا سکرٹری زرائن راؤ سکندرآباد میں گرفتار کیا گیا۔ معقول رقم بنک کی غبن کی ہے

اپر سوات میں چکدرہ کے سامنے تھانہ کا سبب ہے اقوام مقامی نے اس قصبہ پر حملہ کیا۔ چکدرہ کا جو کمک کا لم فوج خبردار تھا۔ تھانہ والوں نے حکمت سے بچاؤ کیا۔ ہجوم منتشر ہوگیا۔

کوئٹہ میں ۱۲۶ ویں پلٹن بلوچ کی جی کمپنی کے سپاہی محمد رحیم پر کورٹ مارشل بیٹھا۔ جمعدار خدو رام کو نشانہ بندوق سے چت کیا تھا۔ جرم ثابت ہوا۔ پھانسی کی سزا منظور کی گئی۔

انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ وادی سوات میں دو سرغنہ فساد ہیں ان کو قید کرکے بنگلور میں بھیجنے کی صلاح دی گئی ہے۔ ایک بدمعاش کا سید احمد خان ہے۔ دوسرے "شاہی بی بی" والدہ نواب دیر ہیں۔

آگرہ پولیس نے چال متصل ٹونڈلہ سے ایک اور سرغنہ ڈاکو بلونت سنگھ کو قتل کردیا ہے اسکی گرفتاری پر ۵۰۰ کا سرکاری انعام مشتہر تھا ضلع ایٹہ میں بہت خوف کرتے تھے۔

کلکتہ میں دھوئیں کے انتظام پر ایک کمیشن قایم ہوئی۔ ایک پریسیڈنٹ ۵ ممبر ہونگے

لکھنؤ کی گومتی ندی میں سیلانی کشتی سے نوجوان فرنگی بی فلپس نام غرق ہوگیا۔ لاش دستیاب ہوئی۔

اپر برما میں بارشوں سے مرتبان کی ریل بہہ گئی۔ کشتیوں میں عبور کرتے ہیں۔

آبپاشی کے زور سے کرتے ہیں منف باوجود ستی ہر شن

انسپکٹر پولیس کے قتل میں کسر نہ رکھی تھی۔ حکام جیل نے فوراً بچالیا۔ وہ قیدی گرفتار ہیں۔ پولیس افسر خاص تفتیش کو آیا تھا۔

بنارس میں کانگریس کے ساتھ حرفتی وزراعتی نمایش بسرپرستی سری کاسی نریس پارہ ہوگی

زنگون میں علیگڈھ ڈاڑھی کے مہتمم کا قاتل ملا ایکہزار کا سرکاری انعام شایع کیا گیا۔

کسی فوجی افسر جو ریٹائر ہونے پر لفٹنٹ کپتان کا اعزاز پائیں ایک آلہ سے مستثنیٰ بنگلور

گجرات میں لوگ پریشان ہیں کہ وہاں ہوس ٹیکس لگانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

دھوریوں شب چہارشنبہ کو قصبہ گودرہ میں بارش ہوئی۔ شب پنجشنبہ کو بھی خوب ابر ہوا۔ اور بجلی کڑکی۔ مگر تھوڑا ہوا (نامہ نگار)

کلکتہ میں دو ہندو دلیشہ یان ۹۰۰ سالہ قتل کی گئیں اور ۲۰ ہزار سے زیادہ کا مال لوٹ کر لیگئے۔ ۵۰۰ کا انعام شایع ہوا۔

دوشنبہ کی رات کو ۹ بجے آگ بازار بنڈی میں ۱۱ دوکانوں کی قطار راکھ ہو گئی ۲۰۰ ہزار کا نقصان ہوا۔

بخارا میں طالبعلم شیعہ علمہ پر ہو شاہر باشندے افغانستان میں بڑی تعداد میں داخل ہوئے ہیں۔

وولا ریوال میں ایجرٹن طرف کے اوونی کارخانہ آگ لگی۔ بہت نقصان نہ ہوا۔

بارہ کمبیوٹو سے حیدر حسین ڈپٹی مجسٹریٹ چھپرا کا ۱۳ سالہ بیٹا ریل گاڑی میں کچل کر مرگیا

رنگپور ریکوڈ کے بعض طلبہ ماخوذ ہیں کہ گشتی خطے کو راہ چلتے دہ کا اور روز دکوب کیا۔

سیالکوٹ میں فصل نیشکر اکیری لگ گئی

شاہجہانپور۔ میانوالی اور ملتان میں چلّو بی قلعہ شملہ میں جمعہ کو قلیل بارش ہوئی مسوری میں بھی امید ہے۔ دہرہ دون میں معمولی ہوئی۔

بقول جاپانی ماہر پروفیسر اومورے شمالی ہندمیں ۴۰ سال تک کوئی سخت بھونچال نہ آئیگا۔

کانپور کے مسٹر ڈوبیس ولسن نینی تال جاتے تھے۔ لکھنؤ سٹیشن پر مارے تپش کے مرگئے۔

بقول یو انڈیا ہندوستان کی پولیس کو حکم ہوا ہے کہ تمام پیشتروں کی حرکت پر خاص نظر رکھے سرحدی پولیس سرودکی کے قریب کچھ ڈاکو پیشتروں کا گولہ لیگئے تھے۔ تعاقب کرکے چھین لیا۔

جنوبی وزیرستان کی ملیشیا نے جن ۵ ڈاکو قتل کئے ۲ پکڑ لئے۔ اس مقابلہ میں ملیشیا فوج کا ایک جمعدار ۲ سپاہی قتل ہوئے ۔ ۲ زخمی ہوئے

علاقہ پہنہ میں انگریزوں کے خلاف وعظ کرنے کو ۲۰ ملا بھیجے گئے ہیں۔

مسٹر کینیڈا نے گجرات میں ایک آدمی کو بیدارہ سے مارڈالا تھا عدالت سے رہا گیا۔

امرتسر شہر میں بجلی کی روشنی جاری ہوگی بالفعل الی سوار سے گھنٹہ گھر تک چاہتے ہیں۔

جہلم میں ۱۰۶ ویں پلٹن کا ایک پٹھان سپاہی بجرم سرقہ ایکسال قید سخت کا سزایاب ہوا۔ اور نوکری سے خارج کردیا گیا۔

افغانی صوبہ خاصہ یابگ کے گورنر نے ایک کابلی کو کہ تاتار روسی جاسوس ہے شبہ میں پکڑ لیا ہے اسکے پاس بعض خطوط ولفافہ بندسر بمہر تھے وہ بغرض حمایت کابل کو بھیجا گیا ہے۔

سرحد پشاور پر جاپانی کر آخر وزیرجہ تک دہران میں ریا ہو لیگئے مگر شہر پشاور کی وجہا انتظار نہ ملی

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شایع ہوا